رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERED NO.A.783



M. H. Khan Artist
مطبع ... پریس لکھنؤ ... باہتمام ... محمد ممتاز حسین ... شائع ہوا
Dosabad Lucknow
قیمت فی پرچہ

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ حالات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین ماہ پیشگی بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر فی ما وقع۔ بہ ایں ہمہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو لفافے پر بیاد منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب دفتر کو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ [illegible]

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

• لطف [illegible] کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۱۲ و ۱۱ کے درمیان ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

• لطف

[illegible] حکیم [illegible]

[illegible] حکیم صاحب [illegible]

[illegible] تیمت [illegible]

سید قاسم [illegible]

دفتر اخبار اودھ

مدیر ۔۔۔۔ چیف ایڈیٹر

جلد ۱۲ — مضامین — نمبر ۱۳

۱۰ اپریل ۱۹۲۵ء

نگارستان

نمبر ۳

"رقاصہ"

ایک عرب کی ناچنے والی سے کسی نے پوچھا
تمھارے ہاتھ میں کونسی صنعت ہے ۔ یعنی تمھارا اللہ نے
رزق کیا ہے اُس نے جواب دیا ، ہاتھ میں تو
کوئی صنعت نہیں مگر پاؤں میں ہے ۔ مصنف
رقاصہ کا قلم بھی اگر چاہے تو یہی اشارہ کر سکتا
ہے ۔ خصوصاً اس مضمون میں یہی صنعت ہے ۔
نغمہ کا بیان گذشتہ نمبر میں ہوا ۔ یہاں سے ناچ
فن شروع ہوتا ہے یارو دل سنبھالو پری نغمہ
رخ دیو دکرشمہ ناز ۔

گاتی ہوں بجاتی ہوں سدا کام ہے میرا
آفاق میں ۔۔۔۔۔۔ پری نام ہے میرا

فرماتے ہیں :-

"جب ڈرامہ میں رقاصہ ایک خاص وضع سے
لچکتا ہوا چہرہ بھرپور ایک رخسار کو گھر گھٹ کرتی ہے
اس حال میں کہ گھونگھٹ کے کنارے کو پکڑے ہوئے ہاتھ
کی مرمریں حنائی انگلیاں تھرتھراتی ہیں تو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ اس چہرہ عریاں مستی بھری جوانی کہیں جا رہی
لیکن نہیں مل سکتی کیونکہ ہمیں ہر طرف سے جھکا ہوا ہے"
اس گت کا نام "آدھا گھونگھٹ گت" ہے ۔ گرگھٹ
والے ہیں تاقصے ۔ انھوں نے ناچ ابھی سیکھا
اور ناچ کے رموز بھی دل سے نکال پھینکے ۔ اس فن
کے ماہرین کامل دو چار ہی تھے گرد سب بھاگ گئے ۔ حضرت
مصنف گھونگھٹ کر گئے ۔ اور دونوں رخساروں کے
گھونگھٹ کر گئے ۔ یا یوں کہیے کہ جان بچا کر نکل گئے
اور پیچھے رہ گئے تباہ ہو گئے ۔ اب پرستش کی حرمت

جو قوم و مذہب کی قدروقیمت ہو ۔۔۔۔ حضرت کے مقام و مرتبہ و عزت
قائم ہے ۔ کیا معنی کہ رقاصہ گھونگھٹ کرتی ہے
اور حضرت نکل سکتے ہیں نہ پیچھا چھڑا سکتے ہیں
ایک رخسار کے گھونگھٹ کرنے میں تو یہ حال ہوا
اگر کہیں دونوں گھونگھٹ کر کے کھل پردہ عریاں کا
کیا مارتی تو کیا گذرتی ؟

"گھونگھٹ کرنا ۔ جوان چہرہ ۔ پردہ عریاں ۔ جنگ" مطلب
ہے اور جان بچا کر نکلنے کی کوشش حقیقی علم و فضل ہے
بخیال تطویل ہم پوری عبارت تحریر نہیں کرتے
جابجا جدت طرازی اور حقیقی علم و فضل کے جوہر اور
لطیف ثبوت زندہ دل ناظرین کی خدمت میں
عرض کرتے ہیں ۔ مثلاً

(۱) "فرش پر تیرتی ہوئی جیسی معلوم ہوتی ہے"
شیشوں کی ایک قسم ہے جسے کبوتری کہتے ہیں ۔
کبوتری دانہ چوگنے کے بعد تیرتی ہے ۔ جدت طرازی
یہ ہے کہ حضرت نے انسان کے ساتھ بھی تیرنے
کی نسبت دی ۔ حقیقی علم و فضل کی عینک سے تیرنے
کا پُر لطف تماشا دیکھا ۔ خوب خوب فرمایا ۔

(۲) "صرف ہتھیلیوں کے تصادم سے تالیاں
بجاتی ہے"

عجب کمال ہے عموماً لوگ ناک کے ارتعاش
سے تالیاں بجاتے ہیں ۔ یہ صرف ہتھیلیوں کے تصادم
سے تالیاں بجاتی ہے ۔

(۳) مثال ہو مِس فارسی کا واو عطف جا بجا
جدت طرازی و علم و فضل حقیقی ہے ۔

(۴) "سازوں کے تال و سم کے ساتھ تیری پیاری پنڈلی
پھڑکنے لگتی ہے تو میں بھی اپنے اعضا میں جنبش
محسوس کرتا ہوں اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہوں کہ
میں بھی تیرے ساتھ رقص کرنے لگوں"

پیچھے صاحب وہی عارضہ پیدا ہوا جس کا تذکرہ
تھا کبھی خروج ہوئی مگر حسب معمول اس فقرے کے بعد
اپنی بیچارگی کا اعتراف نہیں معلوم ہوتا ہے کہ
اس تماشے کے بعد جب تو رقص اختیار
نہیں فرماتی اور یہ نہیں فرمایا کہ میں تھکنے نہیں لگتا
میں نہیں ٹھہر سکا ۔ اور اس خیال سے نہیں ٹھہرا کہ

اس بزم اپنے دل میں کیا کہیں گے ۔ رقص رقاصانہ
دلیل علاوہ ۔ عجب کل ہا عجب جنبش مرقصانہ
علامہ مفسر یا مترجم جلیل تفسیر فرمان ۔

(۵) "اپنے چرائے ہوئے بدن ۔ کھنچی ہوئی گردن
سے ادا کرتی ۔۔۔۔۔۔ تو جیسا جا کر اس وقت
وہ ساری شرارتیں اور عیاریاں مجھ میں عود کر آتی
ہیں جن سے میرے شباب کی ترکیب ہوئی ہے"
کیسا بگڑ گئے ہیں ۔

نغمہ سا گاتی ہوئی دعات کا جی
یعنی ان تمام چیزوں کا مرکب نشے کو زندہ کر دیتا ہے ۔
لطف نہ اقتباس گذشتہ قرینہ شباب دا کسیر عبارت
حضرت مضمون نگار کے چلانے دھو دینے کا نسخہ یوں
مرتب ہو سکتا ہے چرایا ہوا بدن ۔ کھنچی ہوئی گردن
بل کھاتی ہوئی کمر ۔ بجاست آلودگی ۔ شرم آگیں
چتون ۔ زیر نقاب چہرہ ساری لرزش کرشمے
کے بانکپن اور سو میں گرد نسخہ ناقص و کل ہے
جب تک پیلے کی لگک ۔ بھیرے کی کھنک ۔ کڑکڑے
کی چٹک مٹک ۔ تیکے کی کرک گھنگھروؤں کی جھنکار
چرائے ہوئے بدن کی شکن ۔ آب رونے شرم و
حیا میں بھگو کے استعمال نہ کی کہ شباب کے
مردہ عناصر پھر ہری لے کے جاگیں ۔

(۶) "تیری نزاکت کی طرف سے اپنے زمانہ ایک
سخت خیال دشمنی پیدا ہوتی ہے"
ادھر بھی کیا خوب ہے پر نزاکت خیال دشمنی کی ترکیب ہے جس شے
خیال کی سنتی خدا کرے ادھر نہ پہنچے ۔ جدت طرازی

(۷) "وہ شراب جو ابھی ابھی تیری لانبی سیاہ
پلکوں کی آغوش میں سو رہی تھی"
عرب سمجھ سکے وہ اہل زبان والی سیاہ پلکیں حقیقی علم و فضل

(۸) "تیری جوانی کا وہ نشہ جو میرے بستر کی شکنوں
پر ہر شخص کو میسر آ سکتا ہے مجھ پر نہ ڈال"
نشہ بھی ۔۔ گالا ہے کہ بستر پر اٹھا کر پہ کیا ڈال
دیا جاتا ہے ۔ جدت طرازی ۔

(۹) "جھل مل ہوتا ہے"
یہ دہلی کی سر تجلی بھی ہے عوام کہتے ہیں جھلملا رہا مگر
حقیقی علم و فضل جھلمل ہو جاتا ہے کہیے ۔

(۱۰) اندرشن تھر تھری: بلبل تھر تھرانی ہوئی ہوشی جدت طرازی۔

(۱۱) لوگ کہتے ہیں کہ تھرتھری ہے اور تیز رقص اور زیادہ عریانی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ ہر صنعت کی تکمیل عریانی پر ختم ہوتی ہے؟

واقعی وہ صنعت ہی نہیں جو عریانی پر ختم نہ ہو۔ حقیقی علم و فضل۔

(۱۲) پھر اگر دنیا میں ایسے لوگ ہیں جن کو تیرے رقص میں عریانی نظر آتی ہے اور وہ اس وجہ سے مجھ سے متنفر ہیں تو عجب نہیں کیونکہ میری حس ہر جگہ کام نہیں کر سکتی؟

عریانی نظر آتی ہے وہ صرف ترا اور اپنی حس کی رسائی کا اندازہ ہے۔ یہ مضمون نگار صاحب بھلا عریانی میں حس کیا کام کرے ہاں فوٹو غلط فوٹو میں۔ جدت طرازی۔

(۱۳) مگر مجھے بھی پتہ نہیں آیا کہ کو اس حیثیت سے استفادہ رہبیر المحصول ہو؟

یہ شبدی رقاصہ کو عربی میں نصیحت ہے غلط جب تک قرأت میں نہ ہو اس وقت تک حقیقی علم و فضل ظاہر نہیں ہو سکتا۔ یا ایہا المغنیہ انت بیرما المحصول۔ راندیا و غیرہ واقعاً ایسا ہی ہونا چاہیے کہ علامہ ہونے میں رقاصہ کو بھی ملکہ تھا اور وہ یہاں بھی ممکن ہے کہ حجاب اصطلاحی تعریف کا درجہ رکھا ہے۔ حقیقی علم و فضل۔

(۱۴) جسم میں کشیدگی ہے؟

یعنی وہ کشیدہ قامت ہے یا کشیدگی کی مشق میں کمال؟ کشیدہ قامتی اور جسم کی کشیدگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے مگر یہ جدت طرازی ہے کسی کا اجارہ نہیں۔ قامت کا کشیدہ ہونا اور جسم میں کشیدگی ہونا آپ کے نزدیک ایک ہی ہے۔

(۱۵) جس وقت تو ناچتی ہے تو محض تکمیل فن کے لیے کسی ایسے حصہ جسم کو نمایاں کر دیتی ہے جسکو ملاں بھی کوئی پردہ کوئی حجاب نہیں چھپا سکتا۔ اس وقت میں بے اختیار ہو جاتا ہوں۔ مولانا کو حالت رقص سے بعد میں نے ابھار خود سینہ کر دیا اور

دیکھ کر خاموش ہو گیا؟

حالت رقص سے جب بار بار خود … کی [illegible] خاموش ہو گیا لیکن حالت رقص میں بیکار اختیار ہو گیا۔ بے اختیاری کی تفصیل ملاحظہ ہو کہ کوئی شیر خوار تو خود سینہ دیکھتے ہی … کی رٹ لگا دیتا ہے حضور شیر خوار نہیں ہیں تو پھر بے اختیاری میں کیا منہ سے نکلا؟ اور شرط کیجیے چھپائے نہیں کیونکہ ہر صنعت کی تکمیل عریانی پر ختم ہوتی ہے۔ ایسے بے اختیاری عجیب ہے۔ اہل شرم و حیا سے التجا ہے کہ ہمیں معاف فرمائیں۔ مضمون کے الفاظ صحت کے ساتھ نقل ہوئے ہیں ہم نے کوئی تحریف نہیں کی۔ مطالب الفاظ ہی سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ حقیقی علم و فضل ابھی حاصل نہیں۔ باقی آئندہ

کمیل مجاہد

دشمنی علم

ایک عجیب و غریب … کی نقل آج کی … ہے … [illegible] … بعض … [illegible] … ایک صاحب جو کسی … میں … [illegible] … [illegible]

[illegible]

نصیحت … [illegible]

(۱) … [illegible] … اگر … [illegible] … کر دیا ہے کہ جناب … [illegible] … آپ ادھر … کہ … آپ کی … مذاق … [illegible] … نہیں۔ … [illegible] … سچ کہا ہے … [illegible]

ہا اے ساکن جیسا ساکن

کہتے ہیں — جناب ایڈیٹر صاحب … [illegible] … کلب کا ممبر ہے اودھ پنچ کا شوقین مطالعہ کرتا ہے …

حاشیہ۔ … آپ کو شوق ہے نہ اودھ پنچ … مذاق کے موافق ہے۔ مگر حمایت کا شکریہ قبول فرمائیے۔

کہاں دنیا میں اے عزیز بھلائی دیکھنے والے
خدا رکھے انھیں کو جو برائی دیکھ لیتے ہیں

مشق … اودھ پنچ کا وہ اگلا زمانہ یاد آتا ہے جب … اودھ … [illegible] … ہوتی تھی … [illegible] … کی کہانی … صاحبوں کی زبانی … ایسے ایسے مضامین خارج ہوتے تھے۔ ایک حال کا اودھ پنچ ہے جس کے مضامین خدا جانے کیا ہوتے ہیں … [illegible]

حاشیہ: واللہ سچ ہے … کی … [illegible] … کسی … نے … [illegible] … اب جائے گی۔ آپ کو … کی … ٹھیک ٹھیک جانچیے کیا آپ اس زمانہ میں … کے خریدار تھے یا نہیں … [illegible] … فرماتے تھے … [illegible] … اودھ پنچ بھی جس مضامین سے خالی نہیں آپ نے … مضامین کی … کسی سے … [illegible] … آیا … [illegible]

[illegible]

مشق … [illegible] … عرض کرتا ہوں کہ مضمون مذکور سے مجھے کسی نہیں آتی۔

حاشیہ: خدا دشمن کو بھی کسی طرح کیسے ہی بیماری لگائے جیسی ان کو ایک قصہ یاد ہے سنئے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں کوئی ظریف شخص حکایات کے نقل وذکر میں مہارت رکھتا تھا ایک روز خلیفہ نے اس سے کہا کہ آج اگر تو نے مجھے ہنسایا تو جان کی خیر نہیں۔ غریب نے اپنی کل کائنات صرف کردی دن بھر بکے بعد دیگرے افسانے کہتا رہا۔ مضامین جامع کے مختلف حکایات اشعار۔ مگر خلیفہ کے ہونٹوں پر شکن بھی نہ پڑی۔ ساری قوت ختم ہوگئی چاروہ ہدہ پورا کرکے بڑھا۔ مرغ نام گھیں ریگانیں۔ اجل سامنے آ کھڑی ہوئی۔ نقال صاحب نے دل میں کہا کمبخت مروا ہی ڈالے گا۔ مگر کیا تھا دل میں کھٹکا رہا ہے ۔ ۲۰ ہے اور کیا مروا ہی ڈالے گا اب بھی کالم تھا بس اتنا سنتے ہی خلیفہ مارے ہنسی کے لوٹ گیا یہ ہوا بادشاہ گستاخانہ بھی تاگوار تھا غریب اودھ پنچ آپ کو کہاں یارا ہے جو ہمارے دل کے ارتکاب سے دل کی تنگی کا علاج کرے۔

متن۔ یکہ موت کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔

حاشیہ: ہم بھی چاہا ان کو بھیجیگا۔ ارے تو بیا اللہ ہم تیرے ہی مرنے کو بیٹھے ہیں۔

نصیر الدین حیدر بادشاہ قدسیہ محل پر عاشق تھے قدسیہ محل مرگئیں بادشاہ نے اس غم میں سارے دربار کو سیاہ پوشی کا حکم دیا خود بھی سیاہ لباس زیب تن فرمایا۔ دربار بھر سیاہ ہوشوں کی کا فرش ہوگیا۔ کپڑے نہ آج اترتے ہیں نہ کل۔ شاہی اسامی بھی تنگی نہ دارا اعلان ہوا کہ جب تک اب ہم عمر اسی لباس میں رہیں گے۔ گرم تھے دربار والا پٹ گئی۔ ۔۔۔ ایک روز قدسیہ بیگم کو خواب میں دیکھا اور دلت سے کہا تم بھی نہیں پہنچ آؤ۔ ہر شخص اپنی جیت اور ان کی ہوا ہی؟ بس خیر دو آج سے کالا ہم بھی کوئی نہ ۔۔۔ صاحب میں اتنا یارا ہے کہ اے حضرت ہم دعا کرینگے کہ جناب الٰہی ہمارا قلم زندہ رہیں۔ موت کی بھیانک تصویر ہم سے کیجئے۔

آپ تو خیر گورد ہی سے ایسی قسم خیال کرتے ہیں کہ مضمون ہمارا بھی پہلوانہ انسانی زندگی سے متعلق ہے موت کا تذکرہ ضمناً ہے۔ مگر الحمد للہ ہم بیچارے اس فکر میں دبلے ہوگئے کہ آخر عنصری جسم چھوٹ کیونکر جھوٹ ہو کے چھٹ جاتی ہے ہم نے یہ تماشا اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا در اصل یہ ہے ایک تماشا۔ اس طرح کا تماشا وہ امکان عقلی سے خارج ہے۔ قتیلؔ دار قلم مضمون نے جسم اثیری کے مادی وحی کے انفصال کا تماشا پیش کیا ہے کہ الحاق و اتصال کی حالت یہاں تم بچے تھے بے شعور تھے ایک عمر تک تو لذت کے اندر تھے اب چھٹے ہو عالم ہوا حاصل ہوا انفصال کی تفصیل سمجھنے کی کوشش کرو تو شاید الحاق و اتصال کی سمجھ بھی سرہو جائے۔ سمجھنے والے کے واسطے یہ ایک عالمانہ نکات ہے۔ آپ تو ناحق ڈر گئے۔

متن۔ موت کے تذکرہ سے دل کی تنگی عارض ہوتی ہے۔

آل انڈیا مشاعرہ

لکھنؤ ۔۔۔

۱۹۳۰ء

جناب والا۔ سلام و نیاز۔ بعد تقدیم ادائی جاتی ہے کہ حسب سال گذشتہ امسال کے آخری ہفتہ میں شاندار آل انڈیا مشاعرہ منعقد ہوگا ۔۔۔ ۱۹ ۔۔۔ اپریل ۱۹۳۰ء کی معمولی طرح ۔۔۔ مشاعرہ قرار پائی ہے ۔۔۔ بجے شب سے مشاعرہ کا آغاز ہوگا امید کہ جناب والا ضرور شریک مشاعرہ ہوں گے اور اپنے کلام معجز نظام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے ۔۔۔ [illegible]

مصرع طرح اردو۔ ۔۔۔ [illegible]

قافیہ۔ ۔۔۔ ردیف ۔۔۔

طرح فارسی۔ ۔۔۔ [illegible]

قافیہ۔ ۔۔۔ ردیف ۔۔۔

نوٹ۔ سامعین مشاعرہ کی جملہ کسی صورت میں بھی ۔۔۔ [illegible]

المشتہر

[illegible]

حاشیہ: خدا دشمن کو ۔۔۔ دل کی تنگی ہے گئے موت بھی دل کی تنگی ہے۔ اگرچہ اس کا حدوث اور دفع انسان کے اختیار میں نہیں۔

متن۔ ہم نے اودھ پنچ کا وعدہ مانند کیا ہے کہ روز آگے ہی دینا ہوا پہنچ کر کے لوٹنے لگتا تھا۔

حاشیہ: کیا ہے دشمن مرگی میں مبتلا کرنے تھے؟ اچھا ہوا آپ نے اسوقت مرض لیت کیا تھی! اگر وہ ظرف اتنی ہی تھی جتنی آج ہے تو آپ کو بجھانا تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور کا مزاج درست نہیں سلب ہیبت یا قلب ماہیت کا علاج ہونا چاہیے۔

ششکیان بھیان جا ابرو من ۔۔۔
شیخ ۔۔۔ وحبی ۔۔۔

پڑھا جاتا ہے اور بالا ہو گئی بڑی باتیں کرے گا اسکے معنی یہ ہیں کہ انتظام عالم پر برف گر گئی۔ گرمی جاتی رہی۔ آپ کی دہی اٹی ہوئی ایک شخص ۔۔۔ جاتے تھے راہ میں کسی نے پوچھا حضرت آپ کا سن کیا ہے کہنے لگے پچاس برس کا۔ سائل نے کہا دس برس اسی طرح بھی جناب نے یہی سن بتایا تھا

[illegible]

نوٹس حسب ۔۔۔ ۱۹۳۰ء

[illegible]

[illegible]

بھلے ہیں ان پیر و اقعہ ہے جہاں رہتا ہوں دس برس سے کم نہیں رہتا۔ اب دس سال تک یہاں ہی کے شہر میں قیام کروں گا۔ دوسری حکایت اس سے زیادہ لطیف ہے ایک بڑے میاں نے کسی جوان سے پوچھا تمام خدا اب کیا عمر ہے۔ کہنے لگے بیس برس مگر خیال ہے کہ اٹھارہ اور انیس برس کی عمر ہوگی یہ نہیں اٹھارھویں سال میں کوئی کلام نہیں لیکن میری اماں کہتی ہیں کہ ابھی تیرھواں بھر کے سولہواں شروع ہوا ہے اماں کا قول آن جان تسلیم نہیں تو ابھی پندرہ برس پورے ہوئے ہیں۔ صحیح ہے کہ میری بڑی بہن سترہ سالہ ہے اور میں اس سے دو برس چھوٹا ہوں۔ بس میں گیارہ سال قبل ازیں گیارہ سال کا تھا اور ابھی گیارہ سال تک گیارھویں برس میں رہنے کا ارادہ ہے۔ بڑے میاں نے لپک کے ان کا منہ بھینچ لیا کہ آواز نہ نکلنے پائی۔ انھوں نے بڑی مشکل سے رہائی پائی اور پوچھا کہ یہ کیا نامعقول حرکت ہے۔ بڑے میاں نے جواب دیا صاحبزادے تم بہت پیچھے ہٹ رہے تھے میں ڈرا کہ کہیں پھر کیڑا .... ہو کے اسی غار میں نہ جا پڑو جہاں سے نکلے تھے اور خدا کے پہ ہاتھ پاؤں مارنے لگو۔ میں تمھارا گھر نہیں جانتا کہ تمہیں اتنی جلد تک پہنچا دوں۔ گو خدا وند نعمت آپ کا سینگ توڑا کے بچھیروں میں داخل ہوا وہ ہنستی کھیلتی عمر ہوندر اسی بات میں گھیں کر دیتی ہے پھر نہیں آسکتی۔

کوئی مضحک واقعہ اودھ پنچ میں درج ہوتا ہو تو لکھنے والوں کو اب بھی اگلا سا لطف حاصل

ہوتا ہے بڑے شکر آتے ہیں جہاں قصہ لگا نہیں زعفران پیٹ پکڑ کے لوٹ جاتے ہیں۔ اخلاق و آداب وطن و مذہب کی اصلاح اور ملکی مسائل حل نہیں ہیں کوئی نکتہ ہو کے آ جاتا نہیں جو حضور کو ہنسی آئے۔ مضحک واقعات روز روز حادث نہیں ہوتے بچارے یہ بھی بہت ہے کہ دکھش طرز سے ضروری مطالب ادا کرتے رہیں۔ یہ مضمون طول اور لغت سے کچھ ہو مضامین ہفتہ میں صرف اودھ پنچ کو میسر آتے ہیں اور اسی کا حصہ ہیں۔ حسین کوئی محنت کا دن ہے مضامین ہم پہنچائے گا اس دن ہم سمجھ لیں گے کہ بار احسان تو نے کی شان اپنے رحم و کرم سے درست کر دیا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہ مکاری نہیں نعت باری کا تذکرہ ہے۔ کیجے۔

منشی:- بہرحال معاف کیجیے گا ایسے روح فرسا مضامین سے مجھے نفرت ہے۔ اگر خود ان ہی ہے تو بندہ مطالعہ سے دور گزرا۔"

حاشیہ:- دیکھیے لیس میں بیس سے افسانہ اس سے

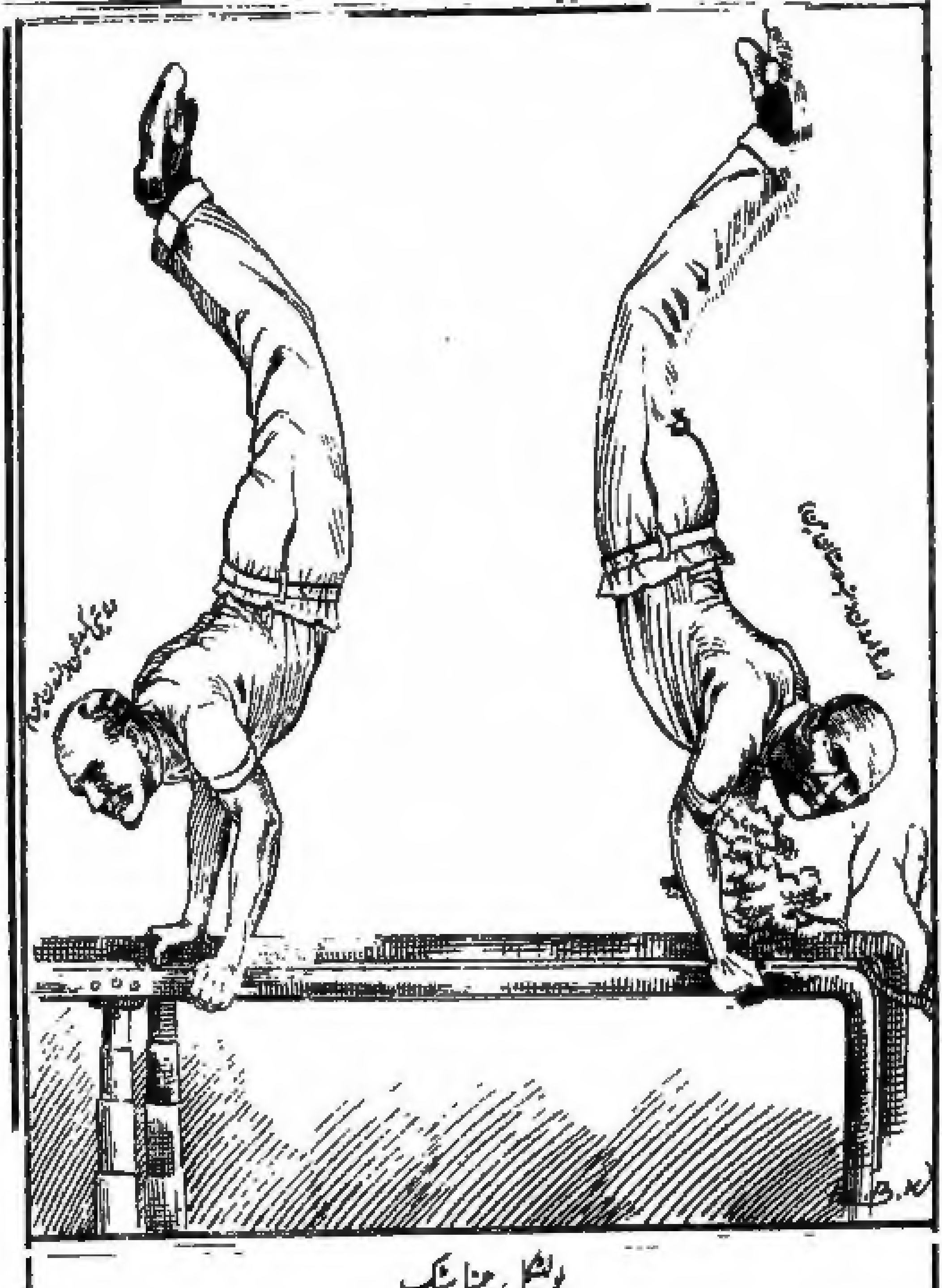
عشق سہا دو بسی عمر جیسی کا

سب کچھ بسی پر اکیسین کی پیر کا

معلوم ہوتا ہے کہ جناب کو کسی نے بیزار کر دیا ہے شاہ رودم نے اپنی کتاب زندی میں میاں خدا کا حال لکھا ہے کہ میاں خدا اپنے دوست کے یہاں مہمان گئے دوست نے بیچ بلاؤ پانچ تیرے کا اہتمام کیا

بی گھر میں نے کہا کہ مہمان نعمت کہاں چھو آتی ہی کی پانچ ہو گئی۔ دستہ ہمارے نام جو تو میاں آپ ہی اتنی کی دل سے آگئے۔ برتے اس آنکھ کے پیچھے سامان رہ گیا ہوتا۔ میاں سے کہا گئیں اسے بازار سے بالائی تو لاؤ۔ وہ گئے بالائی لینے۔ بی بی کے پاس بیٹھی تھیں خود بچہ و دایان کہتی تھیں۔ خدا کی مار اس حمد کی کیسا خطبی ہے روز ایک مہمان کپڑا آتا ہے پہلے تو مرے دار کا ماکلا جاتا ہے پھر بیٹے سے منہ کیل رہا ہے یہ مہمان نے جو یہ آواز سنی۔ جان لے کے بھاگے۔ صاحب خانہ گھر میں آئے دیکھا تو میاں خدا کا پتا نہیں بی بی سے حال دریافت کیا انھوں نے منہ پھلا کے کہا۔ بڑے بل کا پتا مانگتے تھے میں نے دیا نہیں بس وہ ناراض ہو کے چلے گئے۔ ارے ابھی ابھی تو گئے میں جا کے منا لاؤں۔ میاں دیکھنے کے تعاقب میں دوڑے آگے آگے میاں خدا پیچھے پیچھے یہ۔ خدا نے پلٹ کے دیکھا آ رہا ہے اور بہت بھاگنا شروع کیا۔ وہ کہ صاحب خانہ قل مچاتے رہے۔ ابھی مہمان خدا قربان کیا تھا بچے سے حاضر ہے لیتے جائیے۔ بچنے کے بیچ نہ بگڑو۔ گر وہ کسی کی سنتے ہیں۔ گھر میں بھی گئے تو دیکھ لو اس کی زکیمیز ہ سے بچا حال غرض بی بی نے کل سامان دعوت دکھیں سے نوش کیا۔ حضور سے بھی التماس ہے کہ پچے کے لیے خدا...





پیرلیل جمناسٹک

"دم سادھنے کا کھیل"

کپتان: اے شاباش کھلاڑی!

ارطن: ہاں میری جان - تو ہاں تمت یہاں - قلابازی برابر ہے۔

[illegible]

معذور سمجھے اس خاص قسم سے مستفید ہوسکے اور جناب والا صاحبان کی کالی صورت دیکھیں گے قرآن کیا تھا تھا۔ دوبارہ کیا لکھوں۔ آپ کی خطا نہیں ان قلم حامیوں کا قصور ہے جنہوں نے ملکی مذاق بگاڑا اور جن کی آستین کثرت ہے۔

دو معلوم ہوئی تو کیا۔ دوبارہ گھر واے ہیں زیر یہ ان جس بچے میں دیکھا ہوں اس خط کو اخبار کا غنڈوں سے کچھ اپنے نواب کی زبان سے اچھی طرح سنا ہے۔ تمھاری نصیحتیں کوئی نئی نصیحتیں نہیں ہیں۔ اخلاق کی کتابوں میں ہزاروں لاکھوں اس قسم کی نصیحتیں موجود ہیں۔ بڑے بوڑھوں کی زبانی سنا ہے کہ نصیحت

نکتہ کہ بیا کہاں ہیں اور جو نصیحتیں تم کہتے ہم نہیں جانتے۔ بھلا ایسی نصیحت کیا خاک اثر کرے گی بڑے بھی وہی نصیحتیں کے جواب کو کرتے دیکھیں گے۔ تم نے ریاستوں کو جو سبق دیا ہے وہ بہت اچھا ہے مگر پھر بھی بات کا بڑا دنیا خانہ زندی خود کر کے دیکھو تمھاری تمھاری میں پہلی کتاب نصیحت نامہ کی کہاں تک پڑھی پڑھائی جاتی ہے زیادہ طول کون دے بندی ایک ہی بات کہتی ہے۔ تمھارا قول ہے کہ ریاستوں میں رعایا کی ترقی کے وسائل پیدا کیے جائیں راجا اور مہاراجے حق اپنی اپنی جگہ پر مقرر ہوں۔ قانون رعایا کی مرضی اور منشے پر بنے۔ میری پڑوسی آنکھوں نے آج تک ترقی کے وسائل ہی نہیں دیکھے۔ یہ ایک پہیلی ہے۔ آخر تمھارا ترقی کے معنی کیا ہیں یہی نا کہ دولت زیادہ ہو رعایا امن چین سے رہے کھانے پینے کی چیزیں سستی ہوں جھگڑے کی نوبت گھٹے۔ رئیس رعایا کا خیر خواہ ہو۔ رعایا رئیس کی عاشق۔ ملک میں بدامنی ہونے نہ پائے۔ یا اور کچھ؟ میں دیکھتی ہوں کہ دولت بڑھی مگر وہ کہاں ہے؟ گھروں میں کچھ خاک آتی ہے۔ ہاں دولت ہر آمد کے ٹھیکیداروں کی رقم ہندوستان میں کھپ رہی ہے۔ دولت کی برکت اور کثرت۔ رعایا کے امن چین کا یہ حال ہے کہ ہر گھر میں



"فراخی دہن"
میخانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بت بیدادفن ہنوز
"ہائے اس موئے نار کا کیا ٹھکانا ہے۔ اسے کون بھر سکتا ہے"
"آہ..... آ ...... کو ...... آ ...... کھاؤں"

نامۂ عطوفت متعلق آرہا ہے یا سلم

بجواب نصیحت نامۂ لارڈ ارون

لاٹ صاحب بشیر خیر چرہ ہو کیسے نامہ بہرے دیکھا اس واسع خوب ختم کر دوبارہ تمھارا نصیحت نامہ بھی جو تم نے ان کے لوگ زادوں میں دیکھا ریاست کے نام لکھی ہے بندی نے ملاحظہ فرمائی۔ مہاراجہ بیکانیر نے بھی کچھ اسی قسم کی نصیحتیں اپنے بھائی بندوں کو حال ہی میں کی تھیں اب معلوم نہیں کہ تم دونوں میں شاگرد کون ہے اور استاد کون مگر دونوں کی گفتگو ایک دوسرے سے اتحاد ملتی جلتی ہے جیسے دو شخص اور ایک زبان۔ ایک اچھی بات دو کے منہ سے نکلے تو اس میں کوئی برائی نہیں خوب ہوا کہ دو آدمی ہم زبان ہو گئے۔ مہاراجہ بیکانیر کی ریاست کا حال تو زیادہ معلوم نہیں کہ کس عنوان سے حکمرانی کرتے ہیں اور جو صلاح انھوں نے دوسری ریاستوں کو دی ہے خود اس پر کہاں تک عمل کرتے ہیں۔ افواہ سنا ہے کہ آدمی معقول ہیں۔ دوسروں سے کچھ کہا ہے تو پہلے خود بھی اپنی اصلاح کی ہوگی۔ اسے ان میں بیچاری چاردیواری میں بیٹھنے والی کیا جانوں کہ بیکانیر میں کیا ہوتا ہے مجھ کو بڑی برائی یہ کہ ان کی ادت سبت ہوتی ہیں اتنی سی بات معلوم ہوئی کہ کیا

اسی سنے سے بجلی معلوم ہوتی ہے جو خود اس قسم سے پاک ہو۔ بچہ خراب کر دیکھو خود ہی بدلتے اور جانتے ہیں کہ لڑکے ہر وقت مصلے پر بیٹھے قرآن پڑھا کریں غیر عورت کو نظر بھر کے نہ دیکھیں نفسی نفسی جانوں پر تاکید ہے کہ جھوٹ نہ بولا کرو مگر جب خود دوسرے محل میں جاتے ہیں اور کوئی لڑکا دیکھ لیتا ہے تو اس سے کہتے ہیں خبردار امی ان سے

جھوٹ ہر محلے میں اتفاق ہر شہر میں دنگا فساد ہے۔ ڈاکے پڑتے ہیں چوریاں ہوتی ہیں۔ فوجداری کچہریوں میں ہجوم نظر آتا ہے کبھی ہم نے کا ہے کو دیکھا تھا اگر کہیں یاں ہمارا یہی کہنا ہے کہ یہ نقل صحیح ہے کہ روپے کی قوت کے استعمال کی کمی نظر آتے ہیں اسلیے ہندوستان کے تمام مردوں کو سمجھنا چاہیے کہ تم یہ نقل بھی صحیح ہے کہ فوجداری کچہریوں

رعیتی بچاری اس بات کی دلیل ہے کہ رعایا چین سے نہیں ہے۔ ایک نہ ایک معاملہ ایسا آتا ہی رہتا ہے جس کی تحقیق کرنے کو محصول کی وصولی میں کچھ کی حکومت کرنے کی تصویر سامنے پیش آجاتی ہے۔ کمانے پینے کی بدحالی کا حال بالاجمال بیان ہے۔ غریب آدمی محنت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے۔ ندی کے کنارے میں جل کے جھونپڑوں کی سیر کرو تو معلوم ہوگا کہ ہم

میں ایک کی ملامت سے بھی ایسا گھر نہ ملے گا جس دونوں وقت فراغت سے کھانا نصیب ہوتا ہو۔ ایک دانہ کے لئے جھک جھک مرے جاتے تھے جو ایک مانگتے تھے تو جواب پاتے تھے اور آبائی پیشے کے تباہ کی وجہ سے کمانے پینے کی افراط تھی جس خدا نے دیا تھا ان کا پیٹ بھرتے تھے۔ اب جو بھیک مانگتے ہیں وہ پیٹ کا فاقہ برتتے ہیں سو فاقہ میں جو بھوکا ان کی پسلیاں دکھائی دیتی ہیں ان کا شمار ہزار چند بڑھ گیا ہے۔

سود کا رشتہ ہی جو عزت داری میں برکت نہیں ہے کوئی سرکاری کارندہ جب یہ کہتا ہے کہ انھیں محنت مزدوری کی عادت ہے تو بیزاری آجاتی ہے اس کے منہ تک۔

ابھی دیکھو وہ صاحب اب تک فرماتے ہیں کہ آج تک کتنے سیکڑوں وہ صاحب آئے ان میں سے کون ایسی طرح جھکا، آئے مصیبت کی ... اپنے ہم کی ... [illegible]

کشمیری لذت النساء باتصویر	
کوک شاستر کی اصل کتاب باتصویر ۲۴ صفحات قیمت عہ	
انسان سب نظروں سے بے خبر ہے	
وہ سب کچھ اس کی زندگی کتاب بچا لیا دونوں کا خاص عمل نہیں جس سے سلیس عبارت سے واقف کے کل ۲۲۴ صفحات قیمت ہے	
۲۵ منٹ میں بے زر حاضر	
وہم ... کی سلیمانی ... عمل کی عزت ... بھاری ... جو کہ جادو کی ... سے ... ترکیب کے ...	
ایم بی اے ناولٹی لمٹیڈ سہارنپور	

یوں ہی دور تک آتی ہیں۔ دیکھیں ان کے گرد منڈلا کر جاکے انھیں زیر بار کیا، پنشن لی ان کا پیچھا چھوڑے کچھ ... دے رعیت لی جاتی ہے۔

کیا یہ ترقی کا وسیلہ ہے؟

کوئی معلوم فرما نہیں کرسکتا جب تک اس کی جیب بھری پڑی نہ ہو کیا یہ ترقی کا وسیلہ ہے؟ اچھا کہ ریاستوں میں جو بیگ ہے انھیں نصیحت کرنی چاہیے مگر نصیحت جو بتانے کی جاتی کا جواب تھا تمہاری علامتی میں بیٹھے لوگوں کو اعتراض تو ضرور کا ہے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اور اپنی حکومت کے کاموں کا قانون پر لگا نہیں سکتے۔ غریب ریاستیں ایسا جیسا کہ ان سے ایسی کتاب ... تعمیر آتی ہیں۔ جب کی کمائی جو تر زبان کو نصیب نہیں کرکے رعایا کی مرضی کے مطابق قانون بنا لیا کے جب میں ملازموں کی تنخواہوں کی ... نہیں کی گئی تو پھر تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی ناخوش حال ہو نہیں ہوگیا؟ ہم آتے ہیں ایک بات کہی جاتی ہے حضرت آپ کہیں آتے ہیں اپنی سے جو کچھ کہتا ہے کر دیجئے، نہیں ہم کان ہی میں بات کہیں گے، وہ ول ملا قرة حضرت نہیں سال سے ریاست میں کچھ پڑا ہوا ہے پانی کا ایک قطرہ نہیں برسا۔ رعایا میں تھا آپ کی ... کو نہیں ... ایک پانی نہیں، مگر ہم آپ کا ...

باقی آئندہ

راقم ——

منقول آمنہ ۱

مولانا شیخ کی نوٹ بک

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھئے

۱۹۳۵ء میں شہزادہ نصرت شاہ خان بہادر کی سیر دیکھنے تشریف لے گئے، رسوم و رواج کی ... جس آپ کے ہمراہ کچھ اس غضب کا ... ساتھ پہنچے گئے تھے کہ جاندی کے ٹھیکری کا نقشے میں ... تھے ایک آدمی مرتبہ مصیبت کا نازل ہوتی تھی بات شروع ہوتی جب ہر ایک دعوت میں یہی واقعہ ہوا ...

یہی زبان سے جو کل والوں نے پوچھا: داستان ٹھیکری کا تماشا کرو کیا گیا۔ خان صاحب بولے! ہمارے ملک کی رسم ہے جو کہ ٹھیکری کھانے والے کا حق ہے۔ اس ناشکری حق پر میاں ... کا مادہ بن نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کالی وطن کا چھوٹا کالی مذہب۔ ان کی دعوت اس بھی کی جاتے تو بہتر ہے۔ منگا کر ملک کے مطابق اور مسالے ہی لے۔

آج کل ہی کے قتل عطر اہلی خوش الحال لڑکے ساتھ جیتا کہاتے پھرتے ہیں یہ تو معلوم نہیں کہ ان کے ہمراہیوں نے اپنا نذری حق کچھ خوشامد صاحب کا بھی وصول کیا یا نہیں مگر کل صاحب کی تصویر پر قلم دانا میں ہم تو دیکھیں اور سمجھے کہ ٹھیکری کا نذرانہ حاصل کرنے کے عوض کابل کے یورپ سے تہذیب کا ریا ضرور لیا۔

ایران سے یہ دواڑھائی ... قرآن میں یہ چونکہ مظہر ہے افغانی یہ وہ شکلی بھی قائم رہا جا رہا ہے قدم رکھتے ہی مقبع کا منہ کھلا نقاب ستمند میں جا گری، تہذیب کی اعلیٰ علامت ہوگی ہے مصر اور مصر کی ملکہ میں اسلام پناہ مسلمان ملا ہو چکے ہیں، برخلاف ان کے علاقہ خاص میں لیس عقد کے ہندوستان بھی یورپ کو جھک کے سلام کرے گا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین خادم بھاگ نگر

بجائی مشکل ہے اس ستر پچھلے زمانہ میں سے مگر اب ڈاکٹر کی شفقت یورپ جانے سے ختم ہے ہم کو کچھ ارادہ ہے یورپ کی سیر میں ان کو بھیجا ہے جہاں جا کر ضیاء الدین مسلم یونیورسٹی کو نقصان پہنچانے کے لئے خفیف ہوئے تو آخر کو ان کے یورپ جانے کی دل میں ٹھانی۔ کہتے ہیں کہ آپ پہلے یورپ کر کے پھر لندن کا اراده طلب فرما رہے ہیں تو جانا ہے کہ مانچسٹر کے پارک۔ سمندر سے واپس کے بعد انشاء الله ڈاکٹر ضیاء پھر اول صاحب ہو جائیں گے اور حاشیہ عقل میں کوئی داغ باقی نہ رہے گا۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کے تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے عنبر مشک

اکسیر اور ماہی مشکور ... [illegible]

[illegible]

قیمت فی بکس
۲۰ خوراک (... [illegible])

بار عنبر ... مشتہر زاویہ الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ... مفت

طلائے مسیحی

[illegible]

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ (مہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ... [illegible]
محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ۔ منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج شہر لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

ملنے کا پتہ —
حکیم سید محمد نواب ... المشتہر گیا (بہار)

پری مہک تیل

[illegible]

... اور آزمائش کیجئے

مختار احمد چودھری مرچنٹ سوداگر ...

[illegible]

سچا ہمدرد ولی دوست

[illegible]

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ ... لکھنؤ

مجلدات اردو پنچ ۲۷-۱۹۲۹ء

[illegible]

المشتہر: منیجر اردو پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو ... [illegible]

[illegible]

دودھ کی کیسری ... [illegible]

بال سہاگ ... [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امرت چند لکھنؤ

[illegible]

غذا ـــ روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ دریا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سُرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صد ہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا اگلی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر کلے سے ادا کرنے پر قادر نہون تو کتاب کی مدد سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے تبدیلے کتاب مین لکھ دیے گئے اس طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ
